Registered. L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے | ۲۰ اگست | سنہ ۱۹۰۹ع | جلد ۳۷

مفید کتابیں مسیحی کارندوں کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۲۰۰ قیمت ۴ مع محصول ڈاک ۵ ہر صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے *

سمپردائے

اہل ہند کے مختلف ریت رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۵۰۰ قیمت ۴ مع محصول ڈاک ۷ *

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کے لئے یہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر رابرٹسن نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو اور رومن حروف میں قیمت اردو ۴ اور ۸ اور ۱۲ محصول فی جلد زیادہ *

گنجینہ اسلام رومن اردو فی جلد ۴ محصول ۱
موازنہ مذاہب اردو ״ ״
ستیارتھ پرکاش درپن اردو ״ ״

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ״ ״ ۴ پائی
ہندی میں ״ ״ ״ ۶ ״
گورمکھی میں ״ ״ ۶ ״

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالۃ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائنس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات و کتش

فوز العظیم باتصویر اردو حروف قیمت ״ ۲۰ ر
رام پال سنگھ۔ اردو ۴ رومن ۸ ر
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۱۲ اور ۶ ر
عزت بے مثال ״ ۵ ۸ ر
دولت لازوال ״ ۵ ۸ ر
حالات جاپان باتصویر ״ ۸ ر
جنید لیلا اردو ۲ اور ۴ گورمکھی ۱ ر

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سی۔ ایل۔ ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی
اے آدم تو کہاں ہے	
ایک محروم سپاہی	
مسیحی دین کی صداقت	
بندرگاہ میں داخل ہونا	
معجزہ	
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	
ارے اے سب لوگو	
سچی اور جھوٹی خیرات	
صفائی کی ضرورت	
تاریخ پلیگ	
ہدایت المتربن	

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت ہمیشال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنسن کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	نور العظیم

یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	۱ر۶ پائی
اصلاح حفظان صحت	۱ر
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	۱ر
الکفارہ	۶ پائی
ویدک تصنیفات	۱ر۶ پائی
اسلام میں مسیح	۱ر۶ پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند با تصویر	عمر
شریف بیبیاں	۳ر اور ۲ر

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عمر

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۰ اگست ۱۹۰۹ء

یسوع مسیح منجی عالم ہے

واحد خدا تمام عالم کا خالق و مالک ہے اور صرف ایک ہی نجات دہندہ بھی تمام عالم کا منجی ہے اس لئے ضرور لازم ہے کہ اگر صرف ایک ہی اکیلا اور سچا گنہگاروں کا شافی ہے - تو اس کا مژدہ نجات بخش تمام عالم میں مشتہر ہو - تاکہ کوئی اس سے بےخبر نہ رہے - اور نجات کی نعمت غیر مترقبہ سے فیضیاب ہو سکے - یسوع مسیح کا دعویٰ ہے کہ وہ جہان کا نور ہے - تو ضرور ہے کہ وہ نور دنیا کے ہر ایک حصے میں چمکے اور کوئی ملک و قوم اس کی روشنی سے محروم نہ رہے - مگر کیا یہ بات عملی طور سے پوری ہوئی ہے کہ نہیں؟ اگر تمام ملکوں کی تواریخ کا مطالعہ کیا جاوے تو یہ امر صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دعویٰ پایۂ ثبوت کو پہونچا ہے - اور دین عیسوی تمام ملکوں میں خاص طور سے پھیلتا جاتا ہے -

ابتدائی زمانے کا حال دیکھئے کہ یسوع مسیح نے جب "اس مذہب کی بنا ڈالی تو اس کی اشاعت کیسی کم ہوئی تھی اور کتنے تھوڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی - اور اس کے معتقد صرف کمزور اور بے حقیقت سمجھے لوگ ہوئے پر ایسی حالت میں اس نے کہا کہ وہ اس کے تھوڑے سے لوگ جا کر ہر ایک مخلوق کے سامنے یہ خبر پہونچا دیں اور اس طرح وہ بڑا بھاری دنیا یا عالم کو بشارت دینے کا سلسلہ شروع ہوا - جو اب تک ختم نہیں ہوا - بلکہ پھیلتا پھیلتا اب تمام دنیا میں عروج پکڑ چکا ہے -

تواریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روم کی سلطنت میں کیسی جلد دین عیسوی نے ترقی کی اور عجیب طور سے اس نے اشاعت پکڑی اور اس کے بعد رفتہ رفتہ کس معجزانہ طریق سے اس نے دخل حاصل کیا از ابتدا تا ہنوز دین عیسوی ایک مستقل رفتار سے ترقی پر ترقی کرتا چلا جاتا معلوم ہوتا ہے - گویا ہر ملک و قوم اس کے لئے پکار مچا رہی ہے - اور دنیا کی حدوں سے اس کی سرگرم آمد کے آوازے سنائی دیتے ہیں - اسکوئی ما گرینلینڈ جو برفستان ممالک کے باشندے ہیں - اور قد آور جنگی وحشی جن کا وطن شمالی امریکہ میں ہے - اور ذلیل پٹاگونین اور ملک آسٹریا کے اصلی باشندے اور فیوگن کے آدم خور - افریقہ کے ہاٹنٹوٹس اور بحری ٹاپوؤں کے لوگ عیسیٰ مسیح کی خوشخبری سن رہے اور باخوشی قبول کر رہے ہیں - ملک افریقہ کا نہایت تاریک حصۂ ابن آدم کی آمد پر مبارکبادی دے رہا ہے - اور اس کے ہزارہا لوگ اس کی جماعت میں شریک ہو رہے ہیں - اور مشرق کے بے شمار غیر مسیحی لوگ جوق جوق خداوند یسوع مسیح کے جھنڈے کے نیچے فراہم ہوتے چلے جاتے ہیں - اور اپنی پرانی تماشگی اور فلاسفی کو ترک کرنے لگے ہیں - اور اپنے بے شمار دین قدیم دستورات سے متنفر ہو رہے ہیں - غرضکہ تمام دنیا میں دین عیسوی آزادگانہ طور سے جگ رہا ہے اور خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت نشو و نما پا رہی ہو - کیا یہ تمام واقعات خداوند یسوع مسیح کی عالمگیری پر دلالت نہیں کرتے ؟ کیا یہ سب کچھ جو ہو چکا اور ہو رہا ہے اس کے پاک قول کے مطابق اس کی پیشینگوئی کی تکمیل نہیں ہے ؟

ہمعصر پرکاش لاہور میں اس کے ایڈیٹوریل کالم کے کئی ایشوز میں لالہ دینا ناتھ صاحب سابق ایڈیٹر و مالک اخبار ہندوستان کا ایک نہایت طول طویل مضمون شائع ہو رہا ہے جس میں یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ اسلام کے بانی اور اسلام کی تکمیل بالکل پالیٹکس ہے چھوٹی چھوٹی سرخیاں دیکر ہر ایک مضمون کو قرآن کی آیات سے ثابت کیا جاتا ہے اور طرز تحریر عالمانہ ہے - اس کے چند ایک ہیڈنگز یہ ہیں - بڑا ہیڈنگ "قرآن اور پالیٹکس" ہے اس کے نیچے یہ ہے "ایک باامن اور غریب واعظ" اس کے بعد "قرآن محمد کے پولیٹکل کارناموں کا ڈیفنس" - اور "محمد کا پہلا پولیٹکل قدم" - اور "ترقی اسلام اور لوٹ مار" وغیرہ وغیرہ یہ سب اخبار پرکاش مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۹ء میں سے ہیں - ابھی کسی اسلامی احباب نے اس کے جواب کے لئے قلم نہیں اٹھایا - پر امید ہے کہ ضرور اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی مضمون لکھیگا - اور میدان بحث کھلیگا -

---

ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۳ اگست ۱۹۰۹ء میں لالہ دینا ناتھ مالک و ایڈیٹر سابق اخبار ہندوستان کے سلسلہ میں "قرآن اور پالیٹکس" کے متعلق ایک اور مضمون نکلا ہے - جو نمبر ۳ ہے - جس میں مندرجہ ذیل ہیڈنگز کے نیچے نہایت عجیب بیانات درج ہیں - "اسلام کا پہلا جنگ" - "لوٹ مار کی ترغیب" - اور "جنت کے دروازے تلوار کے سائے ہیں" "جبرائیل فرشتہ اور تیروں کی بوچھاڑ" اور "مال غنیمت کے متعلق خدا کا فیصلہ" اور "مال غنیمت میں محمد کا پانچواں حصہ" اور "خمس کا اقرار" اور "خدا بہ حیثیت قاتل کے" وغیرہ وغیرہ - معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ دیر تک چلیگا اب تک مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب دیا نہیں گیا - امید ہے کہ کوئی نہ کوئی ضرور جواب دیگا - یہ بات تو مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ پنڈت صاحب

تواریخ سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو واقعات وہ بطور حوالہ کے دکھلاتے ہیں۔ صاف اور صریح ہیں جن کو محمدی صاحبان کسی طرح سے جھٹلا نہیں سکتے ہاں اُن کا مطلب کچھ اور نکالیں تو یہ دوسری بات ہے۔

خرابی میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

مندرجہ بالا شعر انجمن حمایت اسلام کے ماہواری رسالہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۹ء میں مولوی محمد افضل میراں صاحب طالب علم ایم۔ اے کلاس کی طرف سے ایک محمدی سیدنور صاحب نے درج کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے تثلیث کے بارے میں بمقام لاہور ایک دن بروز اتوار دیا۔ جواب ایک رسالے کی صورت میں شایع ہوگا۔

مولویصاحب نے مسئلہ تثلیث اور کفارے پر بحث کی ہے اور دونوں مسایل کے مشکلات کو اپنی عقل کے مطابق دکھلا کر رد کیا ہے۔ جب رسالہ شایع ہو کر پورا مضمون دیکھا جاوے گا اس وقت اس کا مناسب جواب دیا جاویگا۔ اس موقعہ پر صرف اتنا کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تثلیث کا مسئلہ ایک نہایت مشکل اور اسرار الٰہی کا مسئلہ ہے۔ یہ صرف عیسائیوں کا ایک ایمانی مسئلہ ہے جس کو از روئے ایمان ہم مانتے ہیں۔ اور اس کا بیان جس قدر پاک کلام میں روشن کیا گیا ہے ہم بیان کرنے کو تیار ہیں۔ مگر ہم دعویٰ یہ نہیں ہے کہ کما حقہ اس کو کوئی بشر سمجھ سکتا ہے جس حال میں کہ بناوٹ انسانی* اور دوسری بات یہ ہے کہ کلام پاک میں صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ

* جس کو ہم روز دیکھتے اور خود اس سے بنے ہوئے ہیں۔ سمجھنے میں قاصر ہیں تو کتنا زیادہ ذات الٰہی پر زور اور اسرار ہے جس کا سمجھنا انسانی عقل کے لئے ناممکن ہے کیونکہ اگر وہ سمجھ میں آگیا تو خدا محدود ہو جائیگا۔ اس کا علم بھی لا محدود ہے تو کس طرح عقل انسانی اُسکو سمجھے؟۔

ایسی پر راز باتیں ایمان لانے والوں کے لئے از روئے ایمان خدا کی حکمت اور دانائی کے سربستہ راز ہیں جن کو ہم اب اگرچہ دھندلا سا دیکھتے ہیں۔ پر جب ہمارا ناکس نیست ہو جاویگا ہم بخوبی سمجھ لیں گے۔ پر ہلاک ہونے والوں کے لئے (مطلب ہے کہ جو مخالف اور سرکش ہو کر منکر بنتے ہیں اُن کے لئے) ایسے راز بالکل بے وقوفیاں ہیں۔ وہ اُن کو ہرگز سمجھ نہیں سکینگے۔ وہ ان سے بالکل پوشیدہ اور چھپے رہیں گے۔ حالانکہ وہ بچوں پر کھل بھی جائیں گے۔ اس لئے ہم کو تعجب نہیں آتا کہ یہ اسرار الٰہی مولویصاحب کی سمجھ میں کیوں نہیں آیا۔ اس کا سبب ہم کو معلوم ہے وہ نہ سمجھینگے ہرگز نہ سمجھینگے۔ پر مذکورہ بالا شعر تو قرآن کے اختلاف پر بالکل صادق آتا ہے۔ جس کو ہم کسی وقت بخوبی دکھلا دینگے اور ثابت کرینگے کہ کس طرح قافیہ تنگ ہوتا ہے پر یہ حال بائبل کا بالکل نہیں ہے۔ یہ صرف مسیحی تعلیم پر ناحق کا الزام لگانا ہے۔

ہمارے ہمعصر ویدک دہرم پرچارک جالندھر نے بیدا ہوتے ہی مسیحی مذہب کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا ہے اور جس روش سے چلنے لگے ہیں وہ بالکل قابل نقص ہے چنانچہ ہمعصر نے "مسیحی دینداری" کے عنوان سے نور افشاں پر خوب زہر اگلا ہے۔ حالانکہ نور افشاں کے ایڈیٹر نے اس معاملہ میں ایک حرف بھی نہیں لکھا اور صرف ایک نامہ نگار کی طرف سے کچھ لکھا گیا تھا۔ ہم کو افسوس آتا ہے کہ آریہ اخبارات کیوں مخالفت کی روح سے بھر کر ناحق شخصی حملوں پر اتر آئے ہیں۔ ایسا ہی حال پرکاش واندر اور دیگر اخبارات کا آجکل ہو رہا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ناحق مخالفت کی باتوں سے اپنے اخبار کے کالموں کو ضایع کریں جن کا اثر پبلک پر بجائے نیک پڑنے کے از حد بُرا اور زہریلا ہوتا ہے اسلئے ہم اس بحث کو طول نہیں دیتے۔ مگر ایڈیٹر صاحب کو مطلع کرتے ہیں کہ ایسی روح کو پبلک پر ظاہر کرنا جس میں ضد اور تعصب اور ناحق کی مخالفت پھیلائی جاوے۔ مصلحت سے بالکل بعید ہے۔ "آریوں کی متانت اور بردباری" کا جو ذکر ایڈیٹر صاحب کرتے ہیں اس کی تو بے شمار نظیریں موجود ہیں اگر کوئی چاہے تو ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست دکھلائی جا سکتی ہے پر اس کو نقطۃ الاشارت کے مسئلہ پر ختم کرتے ہیں۔

ریویوز

راج بھگتی۔ اس رسالے کا مصنف منشی جگدیسہ پرشاد ریکمنٹل منشی ساکن رُڑکی ہے۔ ایسی بے چینی اور شورش کے زمانہ میں نہایت مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امن اور صلاح قائم رکھنے کے سامان مہیا کئے جاویں اور پر جوش مضامین پبلک کے سامنے پیش کئے جاویں تاکہ بغاوت کا زہریلا اثر روکا جاوے مصنف مذکور نے یہ رسالہ نوجوانوں کی جولانی طبیعتوں کو راہ راست پر لانے کے لئے لکھا ہے۔ در حقیقت منشی صاحب نے عمدہ عبارت اور لہجہ میں بے چینی اور شورش کی غلطیوں کو بخوبی دکھلا کر ان کے نقصانات کو دکھلا کر امن اور اتفاق اور تابعداری کی نصیحت دی ہے اور اپنے حاکم وقت کی اطاعت کو ایک نہایت ضروری امر بتایا ہے اور گذشتہ زمانہ کی خرابیوں کو دکھلا کر موجودہ زمانہ کی آسائش اور آرام کا مقابلہ کر کے سلطنت انگلشیہ کی فوقیت دکھلائی ہے۔ اس کی عبارت آرائی بھی خوب ہے قیمت صرف ۲/ ہے جو مصنف سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ چاہئے کہ یہ رسالہ بہت تعداد میں مفت تقسیم کیا جائے تاکہ پبلک کو فائدہ پہونچے۔

ثالوث مقدس کی توحید۔ اس نام کا رسالہ ڈاکٹر خورشید خاں صاحب سول سرجن جنیدہ ریاست نے شایع کیا ہے یہ اپنی طرز کا ایک نیا رسالہ ہے جس میں تثلیث کے مسئلہ کو قرآن کی ایک آیت سے تصدیق کیا گیا ہے دیکھیں کہ محمدی علما اس کی نسبت کیا خیال ظاہر کرتے ہیں یہ رسالہ مصنف سے مل سکتا ہے۔



مغربی کناڈا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

میں نے پنجابیوں سے ملاقات کی اور ان سے وہی باتیں سنیں۔ ایک دو آدمیوں نے مجھ سے درخواست کی کہ ہم کو ساتھ لے جایئے اور پھر ہندوستان میں پہونچا دیجئے میں نے ایک پادری صاحب سے دریافت کیا کہ ان لوگوں کی حالت کیسی ہے انہوں نے فرمایا کہ پچھلی سردی میں ہم عیسائیوں نے ان پر ترس کھا کے ۱۵۰۰ ہندوؤں کی مدد کی۔ اور ان کی جانوں کو بچایا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کو چاہئے کہ شہر سے نکل کے دیہات میں جہاں Labour Union نہیں ہو۔ جاویں وہاں ڈیڑھ روپیہ سے اڑہائی روپیہ روز مل سکتا ہے۔

لہٰذا جب لوگ اخبار کے مہمل اشتہاروں سے ترغیب پا کے امریکہ میں جاویں تو اُن کو ضرور تکلیف ہوگی دوسری قسم کی ترغیب سے بھی بچنا چاہئے یعنے کارخانے کے ایجنٹوں سے جو ترغیب دیتے ہیں کہ امریکہ کے فلاں فلاں کارخانے میں جایئے تو بڑی مزدوری ملے گی۔ صوبجات متحدہ میں لوگوں کو اس طرح سے جانا ناجائز ہے اور اندیشہ ہو کہ بندر میں پہونچتے ہی وہ واپس بھیجے جاوینگے۔ اگر کسی حیلہ سے وہ سمندر کے پار بھی اُتریں تو کارخانے میں جا کے وہ Labour Union کی کارروائی سے نکالے جاویں گے۔ اس حالت میں وہ بڑی مایوسی کی حالت میں پڑینگے۔ غرض اگر ہندوستان کے لوگ امریکہ جانے کے خواہشمند ہیں تو ان کو چاہئے کہ سفر کا خرچ لیکر اور بیوی اور بال بچوں کو ساتھ لے کر امیگرنٹ کے قانون کے مطابق جاویں۔ اور زمین مول لے کر وہاں بود و باش کریں۔ اس طریقے پر امید ہوئی ہے کہ کامیابی ہوگی ورنہ ہند میں رہنا بہتر ہوگا۔ پردیس میں جا کر اور خراب ہونا کیا فائدہ ؟

ای۔ ایم۔ ڈبلیو۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز اپنے اشیو ماہ جون سنہ ۱۹۰۹ء میں "اشاعت اسلام" کے عنوان سے ایک مضمون درج کرتا ہے جس میں عیسائیوں اور دین عیسوی پر ناحق نکتہ چینی کی ہے۔ جو حق اور راستی سے گری ہوئی ہے۔ اسلئے ضرور سمجھا گیا۔ کہ بطور اختصار اس کا جواب دیا جاوے۔ وہ مضمون اس لائق ہے کہ اس کے ہر فقرے کی تردید کیجاوے لیکن طول کے خوف سے صرف ضروری باتوں کا جواب دیا جاوے گا اور ایڈیٹر میگزین ہذا سے خصوصاً اور ناظرین سے عموماً انصاف کی اُمید ہے۔

قولہ۔ بعض عیسائی مشنریوں نے اسلام کے متعلق بہت سے جھوٹے الزام پھیلائے ہیں۔ ان جھوٹے الزامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ عیسائی مصنفوں نے بھی بارہا اس کی زور سے تردید کی ہے۔

اقول۔ واضح ہو کہ عیسائی مشنری صاحبان نے کوئی جھوٹے الزامات اسلام پر کبھی نہیں لگائے پر جو کچھ قرآن کی تعلیم اسلام پیش کرتا ہے۔ اس پر ضرور بحث ہوئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے دیگر ملکوں کی تواریخوں کو چھوڑ کر اپنے ملک کی کوئی تواریخ لے لو جو واقعات اس ملک میں اسلام کے بادشاہوں کی نسبت معلوم ہوتے ہیں۔ اُن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بادشاہوں نے صرف اس اشاعت اسلام ہی کے لئے اس ملک پر حملے کئے۔ جتنے حملے محمد غوری اور محمود غزنوی نے کئے اُن کی غرض کیا تھی۔ ذرا آپ ہی بتلائیں۔ اور دیگر سلاطین اسلام نے جو کچھ جبر و ظلم روا رکھا۔ اس کی صاف اور صریح غرض اشاعت اسلام تھی۔ اور اورنگ زیب کا زمانہ بھی قابل یاد ہے۔ اور عرب کی تواریخ تو ان واقعات سے بھری ہوئی ہے ہم کو بڑا افسوس آتا ہے کہ اہل اسلام راستی کو چھپانے کے لئے انصاف کا کیسا خون کرتے ہیں اور تعصب سے بھر کر الٹا عیسائیوں پر اس صاف امر میں الزام لگانے کا جرم لگاتے ہیں۔ حالانکہ واقعات اس کا پورا ثبوت دے رہے ہیں اب رہا اسباب کا غور کہ اس کی تردید کی گئی ہے نہ صرف مسلمانوں سے بلکہ عیسائی مصنفوں سے یہ بات خود ثبوت طلب ہے جب کہ تواریخی واقعات موجود ہوں۔ اگر ان کو کوئی جھٹلاوے خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو۔ وہ ناحق پر ہے۔

قولہ۔ جب عیسائی مشنری ایک بات لکھ دیتے ہیں تو کوئی دلیل ایسی نہیں۔ جو ان کو یقین دلا سکے کہ ان کا اعتراض بے ہودہ اور لغو محض ہے۔ اور وہ اُس کو واپس لے سکے۔

اقول۔ کسی کی نسبت ایسا دعویٰ ناحق کر دینا انصاف سے بالکل بعید ہے اور بلا دلیل تو دوسرا بھی اپنے مخالف کے حق میں کچھ کا کچھ لکھ سکتا ہے جس طرح سے معترض کا قول ہے۔ ایسا ہی اسلام والوں سے بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسلام والے جس بات کو ہٹ سے مانتے ہیں۔ باوجود اس کو غلط ثابت کرنے کے پھر بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بہت باتوں میں لاجواب ہو جاتے ہیں پر پھر بھی اُن کو مانتے جاتے ہیں۔ غرض ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب پر قائم ہو کر اس کا پابند ہے پر ہاں انصاف کو مدنظر رکھنا دوسری بات ہے۔ اور یہ سب پر فرض ہے۔ نہ صرف اکیلے مسیحیوں ہی پر لیکن اس کے لئے صرف مسیحیوں پر اتہام لگانا کونسی عقل ہے وہ اپنے عقیدوں پر چل رہے ہیں اور آپ اپنے طریقوں پر۔ آپ ہمارے اعتراضات کو بیہودہ اور لغو کہتے ہو۔ اور ہم آپ کے اعتراضوں کو ایسا ہی کہیں گے۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد کے مقولے پر ذرا خیال فرمائیے۔ باقی آئندہ

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

یسوع ناصری

ہم اسی قدر مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور کئی ایک کا بیان آگے آویگا۔ اب ذرا سوچو کہ دونوں قسم کی مسطورہ بالا شہادتوں سے یسوع ناصری کی بابت کیا کہا جا سکتا ہے؟ یسوع ناصری دنیا کی تواریخ میں کیا درجہ رکھنے کا مستحق ہے؟ نئے عہدنامہ کو ذرا علیحدہ رہنے دو۔ اور اس سے باہر کی کتابوں یعنے ٹاسیٹس اور *سیوٹونی اس اور پلینی اور ٹراجان اور یوسیفس کی گواہی پر نظر ڈالو۔ تو ان میں یسوع ناصری کی زندگی کا ایک خاکہ ہم کو صاف نظر آتا ہے۔ مگر کیسا خاکہ؟ یہ کہ یسوع ایک شخص تھا۔ جو تائی بیریس شاہنشاہ کے عہد میں یہودیہ ملک میں ہوا۔ جس کو پنطس پائلیٹ نے قتل کر دیا اور قتل کرنے کا رومی دستور صلیب دینا تھا۔ یسوع کا فرقہ یہودیہ سے جاری ہوا۔ جہاں اس نے تعلیم دی تھی۔ اور انہیں ایام میں یعنے ان مورخوں کے زمانہ سے پہلے اور اس کے اثنا میں گرد نواح کے سارے ملکوں میں پھیل گیا تھا اور بہت ستایا جاتا تھا۔ مگر پھر بھی بند نہیں ہوتا تھا۔ اور اس نئے مذہب کے سبب سے سب پرانی قربانیوں کے طریقے بند ہوتے جاتے تھے۔ یسوع کے پیرو اس کو خدا کر کے مانتے تھے۔ اور ایک مقرری دن جمع ہوا کرتے اور ملکر ایک جگہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ یہ شہادت اُس زمانہ کے مخالف مورخوں کی ہے اور نئے عہدنامہ کے بیان کو ثابت کرتی ہے۔ اور زمانہ حال کے مخالف محققوں کی اس نالائق عادت کو باطل ٹھہراتی ہے جو مقدس راویوں کے بیان کو فرضی کہدیا کرتے ہیں۔

سوم۔ اب میں ایک اور قسم کے بیرونی ثبوت کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ جو وزیر چند صاحب نے اپنے مقولہ صدر میں طلب کیا ہے۔ مگر آپ کے خیال میں ویسے ثبوت ہستی میں نہیں ہیں یعنے کتبے یا ستون ص ۲۳۔ یادگاری کے کتبے یا ستون کی ضرورت دو صورتوں میں ہوتی رہی ہے۔ ایک تو اس صورت میں جب لکھنے کا رواج کسی قوم میں نہ ہو۔ اور کسی بڑے واقعہ کی یادگاری میں کوئی پتھر کا ستون کھڑا کر دیا جاوے تاکہ آب و ہوا کے اثر سے ضایع نہ ہو جاوے۔ پھر بھی اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اگر وہ ستون ٹوٹ جاوے۔ تو شہادت جو اس نشان سے ہوتی ضایع ہوگی۔ دوسری صورت وہ ہے۔ جبکہ لکھنے کا رواج ہو تو کتبوں سے فائدہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں کسی دھات یا پتھر کے ستون یا مکان کھڑے کئے جاویں۔ ان پر جو نوشتہ ہوگا حروف میں یا علامتوں میں وہ ظاہر کرے گا۔ کہ فلاں زمانہ کے چال چلن کیا تھے۔ اور اس عمارت والی شہادت کو دوگنا کرے گا۔ سو بے زبان ستون یا عمارت پر جب کبھی تحریر کی زبان لگا دی گئی تو اُس زمانہ کے احوال معلوم کرنے کے لئے وہ بڑی سند ہوتی ہے۔ جیسے مصر اور بابل اور نینوا کے کھنڈرات میں سے عیسائی عالموں کی کوشش سے ایسے بہت کتبے ملے ہیں۔ جو عہد عتیق کے واقعات کے لئے گویا مردوں میں سے گواہ اُٹھے ہیں۔ اور روم کے کیٹاکومبس† میں اور ایشیا کوچک میں پولوس کے زمانہ کے شہروں میں‡ ایسے کتبے اور ستون برآمد ہوئے ہیں جو انجیل مقدس کی توپوگرافی اور ارکیالوجی اور عیسائیوں کے ایمان کو جو پہلی تین صدیوں میں تھا۔ ثابت کرتے ہیں۔ لیکن اگر اُن ستونوں یا مکانوں پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو تو مصر کے رامس کی طرح ایک بھید ہی رہینگے۔ پس نوشت و خواند کے زمانہ میں۔

اوّل قسم کتبوں کی کسی خاص زمانہ کے واقعات کی یادگار کے لئے ان واقعات کی تحریر سے جو ایسے لوگوں نے لکھی ہو۔ جو اُن سے بخوبی واقف تھے بلکہ اُن کے ہم عصر تھے۔ ایسے کتبے ضروری ہوتے ہیں۔ تاکہ ان واقعات کا ایک دائمی مخزن ایسی صورت میں ہیں۔ جس کی نقلیں حسب ضرورت کثرت سے ہو سکیں۔ اور خواہ کتنی ہی صدیاں گذر جائیں۔ مگر ان کی شہادت کا زور کم نہیں ہوتا ہے۔ انجیل مقدسہ بجائے خود اس قسم کا کتبہ ہے جو یسوع ناصری کی زندگی

---

* اس قسم کے اور واقعات کی جن کی غیر قوموں کی کتابوں سے تصدیق ہوتی ہے مفصل مثالوں کے لئے دیکھو۔
Paley's Evidences of Christianity Part II. Chapter 6.
Prof. Rawlinson's Historical Evidences Lecture 7. 8. (Bampton Lectures)

† دیکھو The catacombs of Rome by W H Withrow M.A.
‡ The Church in the Roman Empire before A.D. 170 by Prof. W. M. Ramsay

کی تحریری یادگار ہے جو اس کے عروج کے بعد سے قایم ہو کر اب تک چلی آرہی ہے۔

دوسرا ستون جو خداوند نے ہمیشہ کے لئے کھڑا کیا۔ وہ زندہ جماعت یا کلیسیا ہے جو اس نے اپنے ماننے والوں کی اس دنیا میں قایم کی اور جو پشت در پشت قایم رہنے کے قابل ہے۔ (متی ۱۶: ۱۸) اور جس میں ایسے افسر مقرر کئے گئے۔ جو ان واقعات اور ان کی تحریروں کے ذمہ دار اور محافظ رہیں۔ اور دن بدن اور ہفتہ بہ ہفتہ ان کی علانیہ منادی کرتے رہیں یعنے ان واقعات کو پشت در پشت برابر لوگوں کے سامنے رکھیں اور اب تک ایسا ہی ہوتا چلا آتا ہے (اعمال ۱: ۱۵-۲: ۴۱ و ۴۲ - ۴: ۳۲ - ۵: ۱۱ - افسیوں ۴: ۱۱ و ۱۲ - ۱ تمطاؤس ۳: ۱ - ۱۳ - اور طیطس ۱: ۵-۱۱) یہ زندہ ستون اُس وقت سے اب تک قایم ہے۔ اور یسوع ناصری کا کتاب اُٹھائے ہوئے دکھلا رہا ہے

تیسری قسم کے ستون یادگاری کے خاص محل ہیں جو کسی دن یا مہینے یا سال کیساتھ منسلک کر دیئے گئے ہوں۔ غیر منقولہ ستون یا مکان والی یادگاری کی نسبت اس کے زائل ہو جانے کا کم اندیشہ ہے اور اس کا کسی خاص جگہ میں پڑے رہنا بھی لازمی نہیں ہے۔ مثلاً جولائی مہینے کا نام جولئیس سیزر کے نام کی یادگار میں رکھا گیا تھا۔ اس قسم کے ستون یسوع ناصری کی زندگی کے بڑے واقعات کی یادگار میں قایم کئے گئے تھے۔ یعنے ایک اس کے مصلوب ہونے کی یادگار میں اور دوسرا اس کے مردوں میں سے زندہ ہونے کی یادگار میں۔

(۱) عشاء ربانی میں روٹی اور مے کا کھانا اور پینا خداوند یسوع نے ایک دینی رسم مقرر کی تھی۔ جو اُس کی موت کی یادگاری میں ہمیشہ کیجائے اور اس کے وقت سے برابر عمل میں آتی رہی ہے۔ اور خداوند کی دوسری آمد تک ہوتی رہیگی۔ (متی ۲۶: ۲۶-۲۸ و لوقا ۲۲: ۱۴-۲۰ و ۱ قرنتھیوں ۱۱: ۲۳-۲۶

(۲) یہودی سبت کا یعنے ہفتے کے ساتویں دن کا ماننا چھوڑ کر ہفتے کا پہلا دن یسوع مسیح کے مردوں میں سے زندہ ہونے کی یادگار میں ماننا شروع کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس دن خداوند زندہ ہوا تھا جیسا متی ۲۸: ۱ میں مرقوم ہے اس کا یہودی سبت کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس دن کو خداوند نے خود یوں استعمال کیا۔ کہ اسی روز پانچ دفعہ اپنے پیرووں کو نظر آیا۔ مریم مگدلینہ کو اور دوسری عورتوں کو۔ عماوس کی راہ میں دو شاگردوں کو۔ پطرس اور کل شاگردوں کو۔ پھر آٹھویں دن یعنے اس دن سے آٹھویں دن جو دوسرے ہفتے کا پہلا دن تھا خداوند گیارہ شاگردوں کو نظر آیا۔ جبکہ توما بھی ان کیساتھ تھا اور اپنے زندہ ہونے کی بابت اُن کو یقین دلایا اور شکوک دور کئے۔ (یوحنا ۲۰ باب) اس کے بعد ہفتے کے پہلے دن کلیسیا کا عبادت کے لئے جمع ہونا ایک پختہ سنت ہو گیا۔ اور یہودی سبت کی کچھ پرواہ نہ رہی۔

چنانچہ رسولوں کے اعمال کی کتاب میں جو کلیسیا کے قایم ہونے اور دنیا میں بڑھنے کی تواریخ ہے اور پولوس رسول کے خطوں سے ہفتے کے پہلے دن جمع ہونے کا مستقل رواج پایا جاتا ہے۔ اور حکم بھی اور خصوصیت کیواسطے اُس کو خداوند کا دن کہا جاتا تھا۔ (مکاشفات ۱: ۱۰) چنانچہ پنتیکوست کا دن بھی ہفتے کے پہلے دن پڑا تھا اور ساری کلیسیا اس دن جمع تھی۔ اور روح القدس نازل ہوا تھا۔ (اعمال ۲ باب) اس سے کئی برس بعد ایک دفعہ کا احوال یوں لکھا ہے کہ تروآس میں سات دن رہے ہفتے کے پہلے دن جب ہم روٹی توڑنے (یعنے عشاء ربانی) کیلئے جمع ہوئے وغیرہ"۔ (اعمال ۲۰: ۷) اس سے ظاہر ہے کہ ہفتے کے پہلے دن جمع ہونیکا دستور کلیسیا میں سب جگہ پڑ گیا تھا۔ اور دیکھو ۱ قرنتھیوں ۱۶: ۱ و ۲۔ باقی آئندہ

ویدک شائستگی

بابو رمیش چندر دت صاحب اپنے نوٹ میں فرماتے ہیں کہ ۱۱ویں رچے میں گھوڑے کے گوشت کے سیخ میں پرونے اور پکتے وقت اُس سے رس ٹپکنے کا ذکر ہے پھر ۱۲ویں رچہ میں گوشت کے ہانڈی میں پکنے اور گلا ہے یا نہیں دیکھنے کے لئے اس میں لکڑی ڈالنے کا ذکر ہے پس (کباب اور قورما) دونوں طور پر گھوڑے کا گوشت پکانے کا رواج تھا۔"

۵۔ رگوید منڈل ۲ سوکتہ ۷، رچہ ۵ یوں ہے۔

Twam no asi bhárat-ágne vashábhi ruksha-bhih - Ashtápadíbhi ráhutah.

معنے آر سی دت کے مطابق: "اے بھارت اگنی تو ہمارا ہے بانجھ گائے بیل اور گابھن گایوں سے تو پوجا گیا۔"

"Vashábhih bandh-yábhirgobhih uk-shabhih sektribhih balivardaih ash-tápadibhih gar-bhiníbhishcha áhutah áradhit-osi." Sayanacharya.

"It is remarkable that these animals should be spoken of as burnt offerings" Wilson.

پھر رگوید منڈل ۲ سوکتہ ۱۶ رچا ۸ یوں ہے:-

Ati Agna richa ka-
virhridá tash tam
bhramási.
Iti te bhavantuksh-
ana rishabhaso
vashá uta.

جیسے مطابق آر۔ سی۔ دت۔ اے اگنی ہم دل سے پاک کیا ہوا رچہ بطور ہویہ کے تجھے چڑھاتے ہیں۔ طاقتور بیل اور گائے تیرے لئے پہلے کے طور پر ہویہ ہوویں۔

۴- رگوید منڈل ۵ سوکتہ ۲۹ رچہ ۱ اور ۸

Sakha sakhye apa-
chattuyamagnira-
aya kratwá mahi-
shá tu shatani.
Iri sakamindro
Manushah sarámsi
sutam kivadvritra ha-
tyaya somam.
Iri yachchhatá
mahishanamagho
mastri sarámei
maghava somyápá.
Kárm na vishwe
ahvanta deva bha-
ramindráya ya-
dahim jaghána.

مارنے کے لئے اندر نے منو کے دیئے ہوئے تین برتن سوم رس ایک دم پی گیا۔

باقی آئندہ

لوط کا انتخاب

انتخاب کا انجام

سانس پھول رہا تھا اور منہ سے بات نہ نکلتی تھی ابرام نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب دم میں دم آیا اور سانس ذرا درست ہوا تو ابرام سے مخاطب ہو کر بولا۔ جناب میں سدوم سے ایک درد انگیز پیغام کے ساتھ آیا ہوں۔ وہ کیا؟ ابرام بولا۔ عیلامی سدوم اور عمورہ کے لوگوں کو ان کے مال و مویشی سمیت اسیر کر کے اپنے ملک کو لے گئے۔ لوط اور اس کے خاندان کا کیا حال ہوا؟ ابرام نے پوچھا۔ حضور میں انہیں کا خانہ زاد ہوں۔ اور آپ کو اس بات کی اطلاع دینے آیا اور وہ بھی معہ خاندان کے اسیری میں گئے۔ ہائے۔ افسوس۔ ابرام نے ایک نوکر کو بلا کر کہا کہ تم پہلے اس شخص کے آب و خور کا بندوبست کرو اور میرے پاس الیعزر دمشقی کو بھیج دو۔ نوکر نے اس کے کھانے پینے اور آرام کا انتظام کر کے الیعزر کو بلایا۔ جب وہ آیا ابرام نے اس کو کہا کہ تم اسی وقت جاؤ اور میرے تین سو اٹھارہ جنگ آزمودہ خانہ زادوں کو سلحہ بندی کا حکم دو کہ اسی گھڑی کمر کو کانٹے سے تیار ہو جائیں۔ نیز انیر اور اسکال اور ممرے کے دوستوں کے پاس جاؤ۔ اور ان سے درخواست کرو کہ اس مہم میں وہ ہماری معاونت کریں۔

جب یہ تمام کام ہو چکا۔ ابرام نے اپنے تین سو اٹھارہ جوانوں اور انیر۔ اسکال اور ممرے کے لوگوں کو لے کر عیلام کے بادشاہوں پر چڑھائی کی اور دان تک ان کا تعاقب کیا۔ اور ان کے چاروں طرف فوج پھیلا کر انہیں غول غول کر کے مارا۔ اور خوبہ تک جو دمشق کے بائیں ہاتھ ہے۔ ان کو رگید اور وہ سب مال اور اپنے بھائی لوط کو اس کے مال سمیت اور عورتوں اور لوگوں کو بھی پھیر لایا۔ ابرام کی یہ سپاہیانہ اور بہادرانہ حرکت فی الواقع قابل داد ہے جس میں خدا نے اپنے بندہ کی ہر طرح سے یاری۔ اور مددگاری کی۔ لوط! اہ لوط! ابھی بھی نہ سمجھا کہ ان سدوم کے بیچ رہنا پچھڑ اور پچھڑ رہے یہاں جان و مال کا کھٹکا ہمیشہ لگا رہے گا۔ ابرام کی سنگت خواہ یرون کی وداع اور مرغزاری کی نمائش میں چھوڑ دی اور آج یہ دن دیکھا روئے طمع سیاہ۔ وہ اس الٰہی اعلان کا بھی شنوا نہ ہوا اور پھر سدوم میں جا کر اپنا ڈیرا نہ بنایا لیکن سدوم کے لوگ خدا کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار تھے۔

۲- کم قدری۔ شاید لوط یہ سمجھتا تھا۔ کہ یہاں چچا کے گھر میں رہنا گویا اپنے لوگوں کے بیچ عزت کھونا ہے۔ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ میرے پاس بھی گلے۔ نوکر چاکر خدمتگار اگرچہ بہت ہیں۔ تاہم جو قدر میری ان میں ہونی چاہئے ہے نہیں ہے۔ چچا کے نوکر میری تعظیم نہیں کرتے بلکہ اشاکم قدری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر کسی کو صلاح مشورت کی ضرورت یا لین دین کی حاجت پڑتی ہے۔ تو چچا ہی کی طرف رخ کرتے ہیں۔ دوسری جگہ جاؤنگا۔ اجنبی لوگ ہونگے ان میں تمول اور صاحب نصاب میں ہونگا میری دولت۔ میری حشمت۔ ان کے سروں کو میرے آگے سرنگوں کرے گی۔ وہ مجھ کو اپنی حوائج کا رافع اور اپنی تکالیف کا دافع جانیں گے۔ میری خوشامد کریں گے اور مجھ سے ڈریں گے۔ اور وہ میرے آداب و کورنش کو جھکیں گے۔ ان میں میری عزت ہوگی۔ اور ان کی زندگیوں میں کل میری ہی انگلی کے اشارہ سے متحرک نازک اور آڑے وقتوں میں ان کا مشیر اور صلاح کار میں ہونگا۔ ہر مہم کی مشکلکشائی اور ہر پھندے کی گرہ کشائی میرے ہی ناخن تدبیر سے ہوا کرے گی۔ یہاں چچا کی زندگی میں ان لوگوں کے بیچ دال نہیں گلنے کی۔ وہ میرا بزرگ ہے جیٹھا ہے۔ لازم ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کا مرجع اور نگینہ دل کا مہبط وہی ہو۔ لوط کو اس قسم کی باد پیمائی اور شتر خائی تحریصوں نے مسرور شاد کر رکھا تھا۔ وہ نہ جانتا تھا۔ وہ نہ جانتا تھا کہ ان کی آبیاری کیسے سبز باغ دکھائے گی۔

(باقی آئندہ)



سیالکوٹ کنونشن

از ابتدائی ۲۲ ستمبر لغایت یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء

دعوتی اشتہار

گذشتہ چند سال سے ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ خدا نے اپنے بہت لوگوں کی دعاؤں کے جواب ریوائیول کی نسبت دیئے ہیں۔ بہت سی روحوں میں اور بعض جگہوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ روح القدس کا کام بڑے زور سے ہوا ہے۔ ان واقعات سے ایک گہری اور زیادہ وسیع ریوائیول کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ایسا ریوائیول جو کہ ہر ایک کلیسیا کی چھوٹی چھوٹی اور دور دور جگہوں میں پہنچ جاوے اور جو کہ کل کلیسیا پر اپنا قبضہ کر کے اس کو جگا دیوے اور خدا کے لوگوں کو اُن کی ذمہ داری غیر نجات یافتہ روحوں کی نسبت بیدار کرے اور گروہوں کو قائل کر کے مسیح کی طرف کھینچ لاوے۔

پس سیالکوٹ کنونشن کی کمیٹی بہت خواہش کر کے کہ آنے والی کنونشن (جو کہ بمقام سیالکوٹ واقعہ ملک پنجاب از ابتدائی ۲۲ ستمبر لغایت یکم اکتوبر سن رواں ہوگی۔) ایسے وسیع ریوائیول کے لئے ایک خاص وسیلہ ہووے اب چھٹے سال کی فراہمی کے لئے یہ دعوت مشتہر کرتی ہے۔ اپنے واحد خداوند اور بادشاہ کی پوری فرمانبرداری میں ایک دل ہو کر ہم اس سال جمع ہوویں۔ اور نہایت فروتنی سے خدا کی انتظاری کریں کہ وہ ہندوستان کو بیدار کرنے میں بڑے اور عجیب کام کریگا۔

دعا کے لئے التماس

خدا کے لوگوں سے جو کنونشن میں آویں۔ اور وے بھی جو کسی سبب سے نہ آسکیں۔ کمیٹی نہایت سرگرمی سے عرض کرتی ہے کہ اس وقت سے لیکر کنونشن تک خدا سے خاص برکتوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ایسی سرگرم دعاؤں کی بہت ہی ضرورت ہے۔ بغیر ان کے برکتوں کی کچھ امید نہیں ہوگی اور کنونشن عبث ہوگی۔ پر خدا کے لوگوں کی متفق اور سرگرم دعائیں اس کنونشن کی مدد کے لئے بہت برکتوں کا باعث ہونگی۔ آپ جو ایسا قادر ہے کہ اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے۔ ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔ کلیسیا اور مسیح یسوع میں پشت در پشت اور ابد الآباد اُس کی تمجید ہوتی رہے۔"

اطلاع

خاص معلومات کے لئے جو جگہ خوراک اور کرایہ ریل وغیرہ کی بابت دریافت کرنا ہو تو وہ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کرے۔ **سکرٹری کنونشن سرگودہ پنجاب**

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر کو جواب

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر۔ جن کی بابت انہیں کے ہم مذہب و ہم فرقہ مخالفین کی جماعت میں سے بعض اشخاص نے اُن کے عیسائی ہو جانے کا احتمال ظاہر کیا ہے۔ اپنے آپ کو اپنے رسالہ اندر کے ماہ جولائی کے پرچہ میں ایک مضمون میں جو بعنوان "آریہ سماج سے میری علیحدگی" صفحہ ۳۴۱ ۲ پر درج ہے۔ دلیل منقولہ ذیل سے عیسائی ہو جانے کے الزام سے بری اور آریہ مت پرانی قائم الایمانی ثابت کرتے ہیں۔

"اس بات کے دکھانے کے لئے کہ میرا عیسائی ہونا قطعی ناممکن ہے میں اپنے بھائیوں کے سامنے عیسائی دنیا کے خیالات پیش کر کے دکھانا چاہتا ہوں کہ جب خود پادری اور عیسائی لوگ ہی بائبل سے متنفر ہو رہے ہوں۔ تو بائبل مجھے کیا شانتی دے سکتی ہے۔ میں جان سٹوارٹ ماس کی کتاب "گاڈ اینڈ ہز بک" میں سے چند اقتباسات دیتا ہوں"۔ "اُن اقتباسات سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ خود عیسائیوں کی اور خاص کر پادریوں اور پوپوں کی بھی بائبل کے بارے میں کیا رائے ہے۔ جس صورت میں کہ خود عیسائی لوگ ہی بائبل سے بیزار ہو رہے ہیں۔ کیا ممکن ہے کہ میں ابھی عیسائیت یا بائبل کو اپنی روح کا رہنما بناؤں"۔

ایڈیٹر صاحب یہاں دیدہ و دانستہ نہایت درجہ کی دروغ بیانی عمل میں لائے ہیں۔ کہ انہوں نے بدبختی فرقہ دشمن کا تھلک کے پوپوں اور علماء دین۔ جن کو بائبل کی رو سے "اینٹی کرائسٹ" مانا جاتا ہے جیسا کہ اظہر من الشمس ہے اور دیگر لامذہب ناستکوں اور دہریوں کی تحریرات میں سے بائبل کے برخلاف اقتباسات یہ کہہ کر کہ "خود عیسائی لوگ ہی بائبل سے متنفر ہو رہے ہیں" دیئے ہیں۔ یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کہ میں سناتن دھرمیوں اور دیو سماجیوں کی تحریرات میں سے آریہ سماجیوں کے برخلاف کچھ پیش کروں اور جتلاؤں یہ کہ آریہ سماجیوں ہی کے ہادی اور بانی ایسا تحریر کرتے ہیں۔

بھلا صاحب اگر آپ کی دروغ بیانی کے بموجب عیسائی بائبل سے متنفر اور اس کی رہنمائی سے بیزار ہو رہے ہیں تو سائنٹسٹس اور مسٹر ہکسلی جن کا آپ بہت دم بھرتے ہیں۔ اور آپ کے سعادتمند بھائی بندہی بائبل میں کیا کہہ رہے ہیں۔

ا۔ سر ایزک نیوٹن "ہم کتب ربانی کو سب سے اعلیٰ فلاسفی شمار کرتے ہیں"۔ "بائبل میں اس کی صداقت کے آثار کسی اور تاریخ سے خواہ وہ کوئی سی بھی کیوں نہ ہو کہیں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

۲۔ سر جارج سٹوکس۔ میری توجہ ایک مضمون کی طرف جو ہندوستان کے بعض اخباروں میں آجکل چھپ رہا ہے دلائی گئی ہے جس میں ہے کہ مغربی اقوام کا ایمان مسیحیت کی طرف سے جاتا رہا ہے اور کہ اس پر اب صرف جاہل اور ناخواندہ اشخاص ہی ایمان رکھتے ہیں۔ اور کہ سائنٹسٹس اس کو ہر کہیں ترک کر رہے ہیں۔ میں اپنے عہدہ اور اپنے پیشہ کی وجہ سے بہت سے سائنس دانوں سے رابطہ اتحاد اور پوری پوری واقفیت رکھتا ہوں اور میں کمال اطمینان کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ بیان راست گوئی سے قطعی دور ہے۔ میں جانتا ہوں کہ فرڈیہ سار کلارک میکسول کچن پارکر اور بہت سے دیگر نامی گرامی سائنٹسٹس پکے عیسائی اور مسیحی دین کے سچے معتقد تھے مجھ کو معلوم ہے کہ چند سائنس دان جو حالانکہ وہ مسیحی اخلاقی تعلیم کی بہت تعظیم اور تعریف کرتے ہیں۔ بائبل کے معجزات کو نہیں مانتے لیکن میں ان کو ضروری اور صحیح مانتا ہوں اور میں بہت سے اور سائنٹسٹس سے بخوبی واقف ہوں جو میرے ہمخیال ہیں۔

۳۔ سر ڈیوڈ بروسٹر۔ کیا مسیحی مذہب کے بھید مجھ کو ہراساں کرتے ہیں؟ کیوں وہ کیوں مجھے ہراساں کریں۔ ہم عجوبات سے گھرے ہوئے ہیں۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ کہ نجات کا راستہ ایسا سیدھا سادا ہے جس کے سمجھنے کے لئے بھاری دلیلوں کی اور اعلیٰ علم کی ضرورت نہیں خداوند مسیح پر ایمان لانا زندگی ہے۔ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو اسکا اطمینان حاصل ہے۔

ان کی موت سے پیشتر کے کلمات یہ تھے۔

زندگی میرے لئے نہایت خوشی کا باعث تھی۔ اور اب آگے خوشی موجود ہے۔ میں اب اس یسوع کو دیکھونگا جس نے کل موجودات پیدا کیں جس نے کل عالم بنائے۔ میں اس کو ایسا ہی دیکھونگا۔ جیسا وہ ہے۔ مجھ کو یہ تسلی اتنے برس سے حاصل تھی تو وہ کیسی خوشنما ہے میں کیسا سلامت ہوں کیسا خوش ہوں۔

۴۔ سر جان ہرشیل۔ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کل ایشیائی معلومات اس ہی واسطے کی جاتیں ہیں کہ وہ اُن سچی باتوں کی زیادہ اور زیادہ تصدیق کریں جو بائبل میں درج ہیں۔

۵۔ پروفیسر کچن پارکر۔ اب ان باتوں کے پچاس برس کے بعد ہرگز نہیں ممکن ہو سکتا ہے کہ میں مسیح کو اپنی آنکھوں سے دور کر دوں۔ وہ تو میری جان ہے۔ میرا ڈارونی آن اور ایولیوسٹ ہونے نے مجھ پر اس بارہ میں کچھ بھی اثر نہیں کیا۔ مسیح مجھ میں جلال کی اُمید ہے اُس کے مقابلہ میں سائنس کیا ور اسی تھے ہے۔ سائنس جیالوجی اور بیالوجی بائبل پر کوئی حرف نہیں لا سکیں۔ یہ خیال مسکرو کہ چونکہ بعضوں نے مسیحی مذہب کو ترک کرنے کے لئے ایولیوشن کو بہانہ بنا لیا ہے تو ایولیوشن بائبل پر کوئی حرف لاتا ہے۔ ہرگز نہیں قطعی نہیں۔

۶۔ ڈاکٹر ٹامس وکلی۔ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے جو اس رتبہ کی وجہ سے ہے۔ جس تک خدا نے مجھے پہونچایا ہے۔ اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ جو میں خداوند مسیح یسوع پر رکھتا ہوں۔ میری بیماری کے بستر پر مجھ کو نہایت تشفی دی۔ اور اگر میں مر جاؤں تو مجھ کو کامل امید ہے کہ میں ایک پر جلال قیامت کا وارث ہونگا

۷۔ سر ولیم ڈاسن۔ بائبل میں وہ سب کچھ موجود ہے جو دنیا سے ہر قسم کی بدپرستی اور لامذہبی کو دور کر سکتا ہے۔ اور جو کچھ کہ انسان تجربہ سے سیکھ سکتا ہے وہ اس کو پورے پورے فائدہ میں لانے کی تعلیم دے سکتی ہے۔

۸۔ سر ولیم ٹامسن۔ مجھ کو مدت سے اس امر کا احتمال رہا ہے۔ کہ وہ لوگ جو سائنس دان نہیں ہیں یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سائنس نے نیچر کے کل قوانین معلوم کر لئے ہیں اور کہ اب ایک خالق میں لانے کی کچھ ضرورت نہیں ہی مجھ کو اس بات کا کبھی بھی شبہ نہیں ہوا ہے۔ کہ یہ خیال محض پوچ اور لغو ہے۔

۹۔ سر جیمس پیجیٹ۔ سائنس دان اشخاص میں ان کی اوسط جو مسیحی دین پر مستقل ایمان رکھتے ہیں ہی ہو۔ جو دیگر عالموں۔ قانون دانوں اور سوداگروں میں یا ان کے ہم پایہ شخصوں میں ہے۔ سائنس دان صاحبان میں بہت ہی کم ایسے ہیں۔ جو تھیالوجی یا مذہب پر حملہ کرتے ہوں جو حملے ان کو منسوب کئے جاتے ہیں۔ فی الحقیقت ان اشخاص نے کئے ہیں۔ جو سائنس میں بہت ہی کم دسترس رکھتے ہیں۔

۱۰۔ علم طبعی کے آٹھ سو طلبا کا اعلان۔ ہم کو اس امر کا کامل یقین ہے کہ خدا کے کلام میں جیسا کہ وہ نیچر کی کتاب میں آشکارا ہے۔ اور جیسا کہ وہ خدا کے پاک کلام میں درج ہے۔ فرق بیانی ہونا ناممکن ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہیں۔ اس وقت ہم کو کیوں نہ مختلف معلوم ہوتے ہوں ہم اس امر کو فراموش نہیں کر سکتے کہ علم طبعی نامکمل ہی نہیں بلکہ صرف محض معلومات کی حالت ہی میں ہنوز ترقی پذیر ہو اور کہ ہماری عقل صرف ہم کو اس ہی قدر مدد دے سکتی ہے کہ ہم آئینہ میں دھندلا سا دیکھ لیں اور ہم کو یقین واثق ہے کہ ایک دن ایسا ہوگا۔ کہ جب یہ دونوں کتابیں ہم کو ایک دوسرے سے ہر ایک امر میں کمال مطابقت رکھتی ہوئی صاف صاف دکھائی دینگی۔

۱۱۔ پروفیسر ہکسلی۔ بائبل کے سوا کس اور کتاب کے مطالعہ سے بچے اسقدر نرم دل ہو سکتے ہیں۔ کون سی اور کتاب اُن کو یہ محسوس کرا سکتی ہے کہ اس کی تاریخی گروہ کا ہر ایک شخص ان بچوں ہی کی طرح دونوں جہان کے مابین کے وقفہ کا صرف ذرا ہی سا حصہ گھیرتا ہے۔ اور کہ وہ تا ابد کے لئے اپنے لئے برکتیں یا لعنتیں اپنے بھلائی کرنے کی کوشش اور بدی سے نفرت رکھنے کے بموجب اسی طرح کما لیتا ہے جس طرح وہ اپنے کام کا

ثمرہ پاتے ہیں"۔

"اٹھارویں صدی قبل مسیح میں ایک ایسی بت پرست دنیا کے مقابل میں جو ان گنت بتوں کو پوجتی تھی۔ عبرانی انبیاؤں نے ایک ایسے مذہب کا سما چار لکھ دکھایا۔ جو مجھ کو انسانی ادراک کا ایسا ہی عجیب الہام معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارسطو کی حکمت "خداوند تجھ سے اور کیا چاہتا ہے۔ مگر یہ کہ تو انصاف کرے۔ اور رحم دلی کو پیار کرے اور اپنے خدا کے روبرو فروتنی سے چلے" اس معرفت کی تعلیم کو کونسا علم پہونچ سکتا ہے۔ کونسی سائنٹیفک نقطہ چینی اس میں کوئی عیب جوئی کر سکتی ہے۔ کوئی عقل اور دانش رکھکر ایسی بے ہودگی کرے گا۔ اُس پر حرف زنی کرنے کی کوشش بھی کرے۔ ہماری معلومات کی ترقی اس بات کو کب ثابت کر سکیگی کہ انصاف نکما ہے اور رحم قابل نفرت۔ کیا وہ ہماری علمی آرزوؤں اور ہمارے بڑے حملوں کے ناگوار مقابلہ کو بھی کم کر سکیگی۔ یا ہمیں عالم موجودات کے ناپیدا کنار ساحل کو دکھا کر ہم سے یہ کہلوا سکیگی کہ لو بس اب ہم نے کامل پالیا۔

۱۲۔ کیشب چندر سین۔ ابڈیں درج ہو کہ:۔

دو خاص اور بنیادی اصول اندروئے انجیل ایسے ہیں جو سب سے افضل ہیں۔ جو اپنی خاص عظمت اور بزرگی کیلئے مشہور ہیں۔ میری رائے میں وہ یہ دو ہیں۔ (۱) معافی اصول اور (۲) خود انکاری کا اصول۔ اور ان دونو میں یسوع مسیح کی اخلاقی بزرگی۔ عیاں ہوتی ہے۔ ان دونو اصولوں کی اس نے کیسی عمدگی سے منادی کی۔ اور کیسی خوبی کیساتھ ان کا عامل ہو کر دکھایا۔ اس کی تمام زندگی میں کیسی اخلاقی سنجیدگی اور خوبصورتی نظر آتی ہے۔ نہایت عجیب و غریب حلیمی اور خاکساری۔ اور تحمل پیلے کے کیسی بردباری اور فروتنی ہے۔ دوستوں اور دشمنوں دونوں کو اس کی سخاوت اور محبت کا حصہ ملتا ہے۔ اور صداقت کے لئے کیسا پختہ اور مصمم ارادہ نظر آتا ہے۔ وہ کسی انسان سے نہیں ڈرتا۔ اور خدا اور سچائی پر مرنے کے لئے تیار ہے جب اس کی سوانح عمری پڑھتے ہیں۔ اس کی حلیمی اور فروتنی چاندی کی چمک کی طرح دل پر نقش ہوتی ہے۔ اور جب اس کی نگاہ عام موت خیال کرتے ہیں۔ جو صلیب پر واقعہ ہوئی تو یہ تمام روشنی سورج کی شان دار اور جلالی رونق نظر آتی ہے"۔

۱۳۔ راجہ رام موہن رائے۔ دی انڈین ریفارمر۔ انجیل کی نسبت وہ لکھتے ہیں کہ "مذہب اور اخلاق کا یہ ایک ایسا سادہ (کوڈ) قانون ہے۔ جو انسان کے خیالات کو بلند پروازی دے کر ایک واحد خدا کی طرف اٹھاتا ہے اور انسان کی زندگی کو مبدل کر کے ایسا بنا دیتا ہے کہ وہ خدا اور انسان کے فرائض اور سوشل طریقوں کے عمل میں لانے کے لئے اس طور سے تیار ہو جاتا ہے۔ کہ جو کسی اور طریق سے ناممکن ہے۔ اور میرے خیال میں یہ تاثیر جو لوگوں کے دلوں پر کرتا ہے بے نظیر ہے"۔

ان کے ایک خط میں ذیل کی عبارت پائی جاتی ہے:۔

"دین کے معاملے میں میرا دیر کا تجربہ اور تحقیقات مجھ کو یہاں تک لایا ہے۔ کہ میں نے یسوع مسیح کی تعلیمات کو اخلاقی اصولوں کے لئے پایا ہے۔ اور ذی ہوش بنی آدم کے لئے حسب حال پایا ہے۔ بہ نسبت اس کے کسی اور دین کی تعلیم جہاں تک میری معلومات ہے ایسی پائی نہیں جاتی"۔

۱۴۔ بیرن متسوماگجیا سابق پوسٹماسٹر جنرل جاپان (بدھ مذہب) میں قطعی اس امر کا قائل ہوں کہ ہماری شخصی اور قومی بہبودی مذہب پر مبنی ہے۔ خواہ ہم کتنی ہی زبردست بری اور بحری افواج کیوں نہ رکھتے ہوں۔ اگر اسے ہماری قومی زندگی کی بنیاد نہیں ہے۔ ہم ہرگز کامل کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ نہ ہم صرف تعلیم پر اور ہمارے مدرسوں میں علم و ادب کے دوستوں پر ہی صرف بھروسا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے چال چلن میں۔ اس کی ہدایات کو عمل میں نہ لاویں۔ لہذا میں [illegible] کے اس امر پر زور دیتا ہوں۔ کہ ہم کو اپنی حقیقی بہبودی کے لئے مذہب پر انحصار کرنا چاہئے۔ اور جب اپنے چاروں طرف غور کرتا ہوں کہ کون سا مذہب سب سے زیادہ قابل اعتماد ہو مجھ کو یہ بات ماننی پڑتی ہے۔ کہ ہماری قوم اور ہر فرد بشر کے لئے دین عیسوی میں سب سے زیادہ قوت اور جانبخشی ہے

۱۵ مسٹر آر سوجیما۔ بیرسٹر یوکوہاما۔ (غیر مذہب) آئندہ کی بہبودی کو مد نظر رکھ کر میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ ملک جاپان کی قوم کو تعلیمی کالجوں اور اسکولوں کی سچی ترقی کے لئے مسیحی اثر کی ضرورت ہے۔ مذہبی پہلو سے بھی مسیحی مذہب اپنے پیروں کے نمونہ کے ذریعہ سے جاپانیوں کی روحانی حالت کو ترقی دیگا اور جاپان کے مذاہب میں جو صدیوں سے پژمردہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ زندگی کی روح پھونکنے کا وسیلہ ہوگا جیسا کہ پچھلے چند برسوں کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے مسیحی مذہب کی آمد کے ڈنکہ نے اس کو نیند غفلت سے جگایا ہے۔ مسیحی مذہب بنی آدم کی بہتری کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔

۱۶ سوامی دھرمانند مہابھارتی۔ (زہدہ) فی الحقیقت بائبل سینا پہنیتوں سے چلی آتی ہے اور ہر زمانہ کے زبردست سے زبردست خیالات اور علم کے مطابق پوری اترتی ہے۔ اس عجیب و غریب کتاب کے لکھنے والے الہام سے معرفت یافتہ تھے۔ جو خدا کی روح القدس سے تحریک کئے گئے تھے۔

یقیناً یہ میرے لئے خدا کا پیغام ہو جبکہ بستر مرگ پر شہرہ آفاق سر والٹر سکاٹ یہ چاہتے تھے۔ کہ بائبل کا کوئی حصہ اُن کو پڑھکر سنایا جاوے۔ انہوں نے اپنے داماد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بیٹا وہ کتاب لائبریری میں سے لے آؤ۔ ان کے داماد نے نہ جانا کہ ان کی مراد کس کتاب سے ہے ان سے اس کا نام پوچھا۔ سر والٹر سکاٹ نے کہا کہ بیٹا ایسے شخص کیلئے جو مرتا ہو بائبل ہی ایک کتاب ہے۔ میرے دوستو میں عرض کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پڑھا اور سمجھو۔ ہم کو بائبل کے پڑھنے اور اس کے کلام کی تفتیش کرنیکی اشد ضرورت ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں

انتخاب الاخبارات

قصائیوں کے گھر میں برہمنوں کی دعوت

معاصر آریہ گزٹ رقمطراز ہے۔ کہ کسی نے سچ کہا ہے۔ برہمن بھوجن سے راجپوت تعریف سے بنیا سود کے لالچ سے اور شودر ڈرنے سے قابو میں آجاتا ہے۔ اس سچائی کی تصدیق ہمیں ایک مراسلہ سے ہوئی ہے جو ہمیں لالہ نتھو مل منتری آریہ سماج جسو کا ڈاکخانہ کھاتولی ضلع مظفرنگر سے موصول ہوا ہے۔ اور جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مہاشہ جی گرام نہا میں ۲۷ جون ۱۹۰۹ء کو ایک قصاب نے اپنے لڑکوں کے عقیقے کی تقریب سے ہندو اور مسلمانوں کا کھانا کیا تھا۔ ہندو قوم کے لئے علیحدہ جگہ پر ہندو پوریاں بنوائی گئیں۔ اور اہل اسلام کے لئے عمدہ عمدہ گائے کا گوشت پلاؤ کے اندر ڈالا گیا۔ مگر آریوں کی تحریک پر ہندو بھی یہاں کے آریوں کے شریک ہوئے۔ اور کسی نے بھی اُس ان کو گرہن نہیں کیا۔ مگر ہندو پنڈت صاحبان نے خالی میدان پاکر خوب ہاتھ مارے۔ بھوجن کھایا اور گھر کو لائے۔ ہندو قوم ایسے ہی پنڈتوں کا لوہا مانتی ہے۔ افسوس!

بدھ دیو کی ہڈیاں پشاور میں

قدیم چیزوں کا کھوج لگانے والے محکمہ کو پشاور کے نزدیک بدھ مون کے ایک عبادت گاہ میں ایک کانسی کی ٹوکری ملی ہے جس میں ایک شیشے کا بکس رکھا تھا۔ اس شیشے کے بکس میں تین انسانی ہڈیاں جلی ہوئی پائی گئیں جو عام یقین ہے کہ یہ ہڈیاں بدھ دیو کی جلی ہوئی ہڈیوں کا حصہ ہے۔ چینی مشہور سیاح ہیون شانگ نے اپنے سفرنامے میں ان ہڈیوں کا ذکر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ مہاراجہ کنشک نے جو اس وقت یہاں راج کرتے تھے۔ ان کو ٹھیک اسی مقام پر رکھا تھا۔ اس ٹوکری پر بڑے خوبصورت بیل بوٹے بنے ہیں۔ اور ابھی بدھ دیو کی تصویریں بھی موجود ہیں کیونکہ اس پاس کی زمین بہت کھودی گئی ہے۔ اس لئے اس نتیجے کو صحیح تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ ہڈیاں بدھ دیو کی ہی ہیں۔ (آریہ گزٹ)

ایک نیا تجربہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں تار اس کی ایک نئی ایجاد کے مطابق کا عملی تجربہ کیا گیا ہے۔ اس سے چلتی ریل میں بات چیت کرنے کی کمال سہولیت ہوگی۔ اور خوشی کی بات ہے کہ اس تجربہ میں خاطرخواہ کامیابی ہوئی ہے اس ایجاد کو فونوفون کہتے ہیں۔ اور اس میں موجودہ سلسلہ تار سے ہی کام لے سکتے ہیں۔ فرانس میں اس ایجاد کی بدولت ۵۰ میل فاصلہ تک باتیں کر سکتے ہیں۔ حالانکہ یہاں اس کے زیادہ فاصلے کے تجربے میں کامیابی پائی گئی۔ مثلاً لاہور سے ملتان تک کا فاصلہ ۲۰۸ میل ہے اور شملہ سے لاہور تک کا فاصلہ ۲۰۰ میل ہے۔ ایسے ہی سکھر سے کوٹری تک کا فاصلہ سوا دو سو میل ہے۔ بخوبی بات چیت ہوگئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس بڑے فاصلے تک گفتگو کرنا ممکن ہے۔ لیکن مشکل یہی ہے کہ اب یہ دیکھنا ہی کرنا ہے کہ تانبے کی تار اور لوہے کی تار میں کیا فرق ہے۔ اور اس لئے سررشتہ تار برقی اس تجربہ کی تائید کرنا چاہتے ہیں۔

ایک دکھیا ماں کی بددعا

دیناپور کے مقدمہ بم کے متعلق پولیس کی تحقیقات برابر جاری ہے۔ اس کیساتھ ہی مقدمہ مذکور کا سب سے بڑا مجرم جس مکان سے بم کا گولہ برآمد ہوا تھا سنتوش تھا۔ اور جس کی نسبت ایک لڑکے بنمالی نے بیان کیا ہے کہ مولوی ڈپٹی سپرانٹنڈنٹ پولیس کے لالچ دلانے سے اس نے بم کا گولا سنتوش کی بیٹھک میں رکھ دیا تھا۔ سنتوش نے اپنی حوالات کی زندگی کے حالات گرفتار ہونے کے وقت سے لیکر ایک بنگالی اخبار میں شائع کر دیئے ہیں۔

جب سنتوش کی ماں نے کہا کہ میرے لڑکے کو کیوں پکڑتے ہو۔ اس نے کیا کیا ہے؟ تو مسٹر برٹ نے بم کو دکھلا کر کہا کہ یہ گولہ تمہارے گھر سے نکلا ہے اس لئے ہم اس کو پکڑتے ہیں۔ اس کی والدہ نے کہا کہ یہ گولہ پولیس نے رکھوایا ہے۔ اس کی والدہ نے پانی دیا۔ مولوی نے کہا کہ اجازت نہیں مل سکتی ہے۔ یہ سن کر سنتوش کی والدہ بے ہوش ہوگئی اور گر پڑی۔ سنتوش نے اس پر پانی چھڑکا اور وہ ہوش میں آئی۔ اور ہوش میں آنے پر وہ بڑے جوش میں آگئی کہ سن مولوی اگر میں اپنے دھرم پر ثابت قدم ہوں۔ تو میری بددعا خالی نہ جائے گی کہ جس طرح تو ہم بے گناہوں کو ستاتا ہے۔ اور ایک ماں کے سامنے اس کے بچے کو پیاسا تڑپاتا ہے۔ اسی طرح ایشر کا عذاب تجھ پر نازل ہوگا۔ اور میرا بچہ بے گناہ ثابت ہوگا کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے ایک ہفتہ بعد مولوی کا فرزند فوت ہوگیا۔ سنتوش کو عدالت سشن سے دس سال کے کالے پانی کی سزا ملی تھی۔ مگر ہائی کورٹ نے اس کو بےقصور پاکر چھوڑ دیا۔

نئے سلطان کا دورہ یورپ

انٹرمنشیل تیدرری کے افسروں کو حکم ملا ہے۔ کہ صوبجات سالونیکا بروسہ۔ سمرنا۔ بیروت۔ بغداد۔ اور ارض روم کی فوجوں کو نئے سرے سے ترتیب دیں۔ کرنل شیم سمرنا کو روانہ ہوئے ہیں اور میجر ٹمپرل بروسہ کو معلوم ہوتا ہے کہ ترکی نے اب اپنے گھر



کے انتظام کی طرف توجہ کرنی شروع کی ہے۔ چنانچہ ٹرکی کی یہ خبر بھی معلوم ہوئی ہے۔ کہ سلطان حال عنقریب یورپ کا دورہ کرنے والا ہے۔ تاکہ دنیا کے ہوا کے رخ کو خود دیکھیں اور انتظام سلطنت کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرے لیکن امید نہیں کی جا سکتی کہ سلطان عبدالحمید معزول کو ڈپلومیٹک چالیں سلطان محمد پنجم کو یورپ کا سو دفعہ دورہ کرنے سے حاصل ہوں (ہندوستان)

ایک سو بم تیار کرنے کا سامان

کلکتہ میں ایک مرہٹی برہمن ہری وشنو اٹھاولے گرفتار کیا گیا ہے اس کے ٹرنک میں آتشگیر مادے بم بنانے کا سامان پایا گیا ہے۔ جی آئی پی ریلوے پولیس نے ملزم کو بمبئی کے محکمے تفتیش کے سپرد کر دیا ہے۔ اس کے پاس سے ایک کتاب بھی برآمد ہوئی ہے جس میں سب کے نام پتے لکھے ہوئے تھے۔ ان ناموں میں ٹھیک ان آدمیوں کے نام بھی ہیں جو بم پھینکنے کے مقدمات میں گرفتار ہوئے تھے۔ بمبئی کے سودیشی کارخانوں کے نام بھی ہیں۔ ٹرنک میں سے بوتل شیشیاں نکلی ہیں۔ اس میں پکرک ایسڈ لیناسل اور ایسی چیزیں پائی گئی ہیں۔ جو بم سازی میں کام آتی ہیں۔ اس ٹرنک میں ایسا خوفناک آتشگیر مادہ موجود تھا کہ گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ فیتے بھی اس میں سے ملے ہیں کیمیکل امتحان سے معلوم ہوا ہے کہ اس سامان سے سو بم تیار ہو سکتے ہیں۔ ریلوے اور خفیہ پولیس دونوں اس معاملے کی نسبت خاموش ہیں۔ اٹھاولے کے نشان دینے پر پولیس نے گرگام میں چند جگہ تلاشی لی۔ مگر کوئی مشتبہ چیز برآمد نہ ہوئی ملزم نے بیان کیا کہ بائیکلہ بمبئی میں ایک شخص میری سازش میں شریک تھا اسکو بھی پولیس نے گرفتار کر لیا۔ لیکن کوئی چیز اس کے پاس نہیں ملی۔ اسلئے اُس کو رہا کر دیا گیا لیکن جب بعد میں دوبارہ تلاشی ہونے لگی تو وہ روپوش ہو گیا ابھی اٹھاولے کا مقدمہ تھانہ میں کیا جاویگا۔

قد آدم کلاک جو بولے

سوئزرلینڈ میں کلاک اور گھڑیاں بنانے والے کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے گھنٹے اور کلاک تیار کریں جن میں سوئیوں کے دیکھنے سے وقت گننے کی حاجت نہ ہو بلکہ ان کی تجویز کے مطابق کلاک ایک خوبصورت انسان کی صورت میں کمرے میں استادہ رہے گا جس کو وقت معلوم کرنے کی ضرورت ہو۔ وہ اس آدم صورت کلاک کے ناف کے مقام کے بٹن کو دبائیگا جس سے کلاک خود بخود بول کر بتاوے گا کہ اس وقت ساڑھے بارہ بجے ہیں یا چار بجے ہیں یا جو وقت ہوگا۔ ان کا خیال ہے کہ کلاک کے اندر کی مشینوں میں اگر ایک ترتیب سے فونوگراف کی مشین جاری کی جاوے گی تو اس سے یہ مطلب باسانی طے ہو جائیگا

مقدمہ ہارنے پر ایک جج کو بر سر عدالت پیٹنا

۲۶ جولائی ۱۹۰۹ء کو عدالت خفیہ الہ آباد جج پر غازی کلو نامے ایک شخص نے جس کے دو مقدمے تھے۔ اور جج نے دونوں مقدمے اس کے خلاف فیصل کئے ایک بھاری نعلبند جوتے سے حملہ کیا۔ اور سر پر کئی ایک چوٹیں لگائیں جن سے چند گہرے زخم آئے۔ اس کے بعد اس نے مخالف فریق کے ایک شخص بدھو نامے پر بھی حملہ کیا گیا۔ مگر فوراً ہی کالو کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اتفاق سے ایک ڈاکٹر صاحب بھی مقدمہ کی شہادت کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اس نے صاحب جج کی مرہم پٹی کی مجرم کو دفعات ۳۲۲ اور ۳۳۲ تعزیرات ہند کی رو سے ماخوذ کیا گیا ہے چند وکلا اور دیگر اہل معاملہ کی جو اس وقت کمرہ عدالت میں موجود تھے شہادت ہوئی ہے۔

قتل لنڈن کا اثر

لنڈن کے واقعہ قتل سے جو امور یا تبدیلیاں عملاً ظہور پذیر ہوئی ہیں اُن میں ایک یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مسٹر کرشن ورما کا انڈیا ہوس ایک اُجڑی دیار بنگیا ہے۔ چند روز ہوئے اخبار ڈیلی نیوز کا ایک نامہ نگار انڈیا ہوس میں گیا۔ لیکن اسے اندر سے مقفل پایا۔ اور بار بار کھٹکھٹانے پر چار نوجوان نیچے اُترے ان میں سے ایک نے کہا کہ اس مکان سے تمام ہندوستانی طلباء چلے گئے ہیں اور اب یہاں سوائے میرے اور مسٹر رضا کے کوئی شخص مستقل قیام نہیں رکھتا۔ سید حیدر رضا بھی آجکل لنڈن میں ہیں۔ اور عام خیال ہے کہ ان کے اخبار ننگ مسلم کو مسٹر کرشن ورما مالی امداد دیتے ہیں۔ کیا انڈیا ہوس کے مسٹر رضا یہی تو نہیں۔ پرکاش

ہری پور میں عجیب واقعہ

ہفتہ سابق میں ایک معزز شخص کے گھر میں جو عجوبہ حیرت ناک اور تعجب انگیز ہوا ہے۔ وہ اس قابل نہیں کہ ناظرین اخبار کو اس کی اطلاع نہ دی جاوے۔ متواتر پانچ روز تک اس معزز آدمی کے گھرانے کی مستورات کے کپڑے ہر دم پاخانہ سے آلودہ رہنے لگے۔ جس وقت مستورات کپڑے دھو کر فراغت پاتیں کہ پھر وہی آلودگی پیچھا نہ چھوڑتی۔ غرضیکہ متواتر پانچ روز تک ایسا اندھیر چھایا رہا۔ کہ ان کے کھانے میں تھالی میں گلاس میں لوٹے میں روٹیوں میں صندوق میں حتی کہ کل چیزوں میں پاخانہ ہی پاخانہ گرنے اور پڑنے لگا مگر کیا مجال کہ کچھ نظر آوے کہ کس کا کام تھا۔ چنانچہ تمام ہری پور کی آبادی کا جمگھٹا اس گھر میں ۲۴ گھنٹوں تک رہنے لگا۔ ایبٹ آباد کے آریہ ڈاکٹر اور مقامی حکیم اس عجوبہ کو دیکھکر انگشت بدندان رہگئے خدا کی شان کہ شکر شکر کے ۲۴ ماہ جولائی سے فرق پڑا۔ اور اب وہ شکایت جاتی رہی کوئی کوئی اسکو بھوتوں کا کرشمہ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ راقم مضمون نے بھی بچشم خود معائنہ کیا اور اس واقعہ کو بالکل سچ پایا ہے (عام)

گلدستہ اخبار

بحر الکاہل کے جزائر میں ایک ایسا عجیب درخت ہے جو بیس فٹ کی اونچائی تک بڑھتا ہے اور اس کی ٹہنیاں بیل چھاتے کے پھیل جاتی ہیں۔ لیکن یہ بالکل بغیر پتوں کے ہوتا ہے۔ رس دوائی کے کام آتا ہے۔ لیکن لکڑی لوہے کی مانند سخت ہوتی ہے۔ جو جل نہیں سکتی۔ اگر جلتی ہے تو مشکل

رام جی بھیم جی نامے ایک شخص رادھیاور سنیا دساد فورمتھ پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کی عدالت میں اس جرم میں پیش ہوا کہ اس کے قبضہ سے افیون برآمد ہوئی ہے مسٹر ایس۔ موی۔ اسمتھ اسسٹنٹ کلکٹر ابکاری بمبئی نے بھی بتایا ہے کہ اس نے ۴۴ پونڈ ۲۰ تولے افیون فروخت کی اور ۲ پونڈ ۱ تولے افیون اس کے قبضہ سے برآمد ہوئی ملزم نے اقبال جرم کیا مجسٹریٹ کے خیال میں اس سے قبل بڑی خفیہ تجارت افیون کی ہوتی تھی۔ ملزم کو چار ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائے گی تین ماہ قید مزید کی سزا ہوئی۔ اور دوسرے جرم میں یعنے ناجائز افیون رکھنے کے جرم میں ۳ سو روپیہ جرمانہ۔ یا بصورت عدم ادائیگی دو ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

بقول اخبار مسلمان کلکتہ صاحب پرنسپل علیگڈھ کالج نے ۵۰ طلبا کی درخواستیں داخلہ کی بابت نا منظور کی ہیں گوالیار میں ۳۔ ۴ آدمی ایسے گرفتار ہوئے ہیں جو گورنمنٹ کے خلاف مفسدانہ خیالات پھیلاتے تھے۔ ان کے پاس سے بہت سے خطوط بھی برآمد ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ سخت سزا کے مستحق ہیں۔

میوری نامے ایک جہاز جو اسباب تجارت لئے ہوئے نیوزیلینڈ کو جا رہا تھا۔ وہ ٹبل بے کے قریب تباہ ہوگیا۔ اسباب تجارت کی قیمت ۴۰ ہزار پونڈ بتائی جاتی ہے۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا خاص نامہ نگار بارسولونا سے خبر دیتا ہے کہ چار شنبہ کے روز دس ہزار انقلاب پسندوں نے بازاروں میں گشت کیا۔ انہوں نے مقتولین کے سر اور ٹانگیں بانسوں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ فوج کے جنرل نے یہ تماشا دیکھا۔ لیکن اس کو فیر کرنے کا حکم دینے کی جرات نہ ہوئی۔ درجنوں پادری اور نن صاحبان قتل کی گئیں۔ لاشیں گرجاؤں کے قربانگاہوں میں ذبح کی گئیں اور بعض جلتے ہوئے گرجوں میں پھینک دیئے گئے

لوکل

محکمہ میونسپل کمیٹی نے بباعث زیادتی خرچ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ کی تخفیف فرمائی ہے۔ خاص تخفیف یہ ہے کہ مسٹر ایچ مترا صاحب سکرٹری خلیق مجسم جو قریباً عرصہ دو سال تک اپنے فرض منصبی کو بڑی خوش اسلوبی سے سر انجام دیتے رہے۔ علیحدہ ہوگئے۔ ان کی جگہ خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس اعظم و میونسپل کمشنر نے آنریری طور پر سکرٹری شپ کے عہدہ کو منظور فرمایا۔

یہ کون نہیں جانتا کہ خواجہ صاحب قانون میونسپلٹی کے انسکلوپیڈیا ہیں۔ قدرت نے انتظام کا خاص ملکہ ان کو عطا فرمایا ہے۔ صفائی شہر خراب حالت میں ہے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ روشنی کی یہ حالت ہے کہ بعض بعض موقعوں سے لالٹین ہا برائے مرمت اتاری گئیں تو مہینے ہی گذر گئے مگر وہ مرمت ہو کر وہاں نہیں لگیں۔ ہم دست بدعا ہیں کہ خدا تعالیٰ خواجہ صاحب ممدوح کو زیادہ طاقت عطا فرماوے۔ تاکہ وہ اس کام کو زیادہ سرگرمی سے سر انجام دیں۔ خواجہ صاحب بڑی گرمجوشی سے اس کام کو سر انجام دے رہے ہیں ہر روز قریباً ۱۰ گھنٹے کام کرتے ہیں

گذشتہ ہفتہ جناب خانصاحب احمد خانصاحب۔ سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع لودیانہ کے فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ خدا اس کی عمر دراز کرے۔ خانصاحب کا حسن سلوک اور انتظام حسنہ ہر طرح قابل تعریف ہے۔ خانصاحب کو مجسم دیانتداری کہنا ہرگز بیجا نہ ہوگا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ کل مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کو بوقت ۹ بجے دن کے میاں اودے چند صاحب نائب تحصیلدار تحصیل لودیانہ کا فرزند ارجمند یکسالہ اس جہان فانی سے کوچ کر گیا صاحب موصوف بڑے لائق۔ رحمدل خلیق اور انصاف پسند حاکم ہیں۔ ہماری ان سے دلی ہمدردی ہے۔ ایشور ان کو اور مرحوم کے دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرماویں۔ ۱۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۹ء ماد ہو کشن

ضرورت

۲ ۱

ایک ایف۔ اے پاس یا جو کچھ انگلو ورنیکلر استاد کی [illegible] مشن اسکول جموں کیلئے ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ عرضی کنندہ حساب میں خاص ملکہ رکھتا ہو۔ تمام عرضیاں مع نقول اسناد جو واپس نہ کیجاویگی ہیڈ ماسٹر اسکول ہذا کے نام جسقدر ہو سکے جلد آنی چاہئیں۔

المشتہر ایم۔ این۔ بوز ہیڈ ماسٹر مشن اسکول جموں

اشتہار

ناظرین مندرجہ ذیل اشیا خرید کر فائدہ اٹھاویں۔

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل قیمت فی شیشی خورد چھ آنے کلاں ۱۰/

سفری چاء۔ یہ چاء تھوڑی مقدار میں گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ خوش ذائقہ چاء تیار ہو جاتی ہے نہیں دودھ کی ضرورت نہ چاء چینی کی سب کچھ اس میں تیار رہتا ہو۔ گیارہ آنے پونڈ۔

مصالحہ گیسو۔ فی ٹکیہ ۲/ محصولڈاک بذمہ خریدار آرڈر آنے پر تازہ تیار کر کے روانہ کی جاتی ہیں۔

المشتہر جی۔ ایم۔ تائب مشن احاطہ لودیانہ



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

سہار خرچنا بات ہی کیا ہے۔ دیکھو گرمی کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن نہیں پہلے وقت ہی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گورنمنٹ سے سند یافتہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۸۹۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں نگاہ ملی ہر ایسے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸؍ ڈاک محصول ایک تین شیشی تک ۵؍ **امتحاناً بلا قیمت جا جاتا ہے** ضرور کرما لیجیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو ٹکٹ پیسہ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خاندانوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔
المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵؍۶۹ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور تقریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ گئے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے فورمن کالج لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول ۱؎ مع محصول ۱؎ مع محصول عہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔
ایڈیٹر پادری ڈبلیو سی۔ اے بیاد۔ رسالہ جو بہار

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ مع محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل سٹ ہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان پنجاب	عہ	۸؍
غیر ملک سے	۸	۱ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	۱ے	ے
چوتھائی کالم	۱ے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک پرچہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔
نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی پی ہائی سکول لودیانہ۔

قایم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔
شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں لعہ ۳ یا زیادہ لعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر و کنول و کرسی میز وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ماعہ تک کر کو نول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص ممیرہ فی ماشہ عـ۵ مصری تولہ ۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤد برادرز چھپا اور شائع ہوا